قیام پاکستان کے محرکات میں سے ایک:

دیگر محرکات کے علاوہ مطالبۂ پاکستان کی ایک بڑی وجہ بطور قوم ہندوؤں کی مسلمانوں سے نفرت اور عدم برداشت بھی تھی۔

ہندوؤں کو دکھ تھا کہ مسلمان ان کے قدیم ملک کی ثقافت سے الگ اپنا تہذیبی تشخص کیوں چاہتے ہیں اور ہندوانہ طرز زندگی کیوں نہیں اپنا لیتے۔ اس لیے وہ تسلسل کے ساتھ جارحانہ رویہ رکھتے، جمعہ کے خطبہ کے دوران اپنے شور مچاتے مذہبی جلوس مساجد کے پاس سے گزارتے، مسجد میں خنزیر کا سر پھینکتے اور ایسی ہی قبیح حرکات کرتے جن پر مسلمان احتجاج کرتے اور ہندو ان پر پِل پڑتے اور مسلمانوں کا قتل عام کرتے۔ ۱۸۰۹ میں بنارس میں پہلا بڑا مسلم کش فساد ہوا۔ ۱۸۵۷ کی مشترکہ تحریک سے غداری کر کے ہندو انگریز سے جا ملے اور سارا ملبہ مسلمانوں پر ڈال دیا۔ ۱۸۷۱ میں بریلی، ۱۸۷۵ میں دہلی اور یو پی کے بیشتر علاقوں میں، ۱۸۹۳ میں پٹنا، بنارس، گورکھپور اور بمبئی میں، ۱۹۰۵ میں تقسیم بنگال پر، اور ۱۹۰۹ میں ملک گیر ہنگامے، ۱۹۱۱-۱۲ میں پٹنہ، شاہ آباد، آرہ اور کرتار پور کے اضلاع میں، ۱۹۱۷ میں شاہ آباد کے جان لیوا فسادات، ۱۹۱۸ میں کرتار پور میں مسلم کُش فسادات کی آگ، ۱۹۲۱-۲۲ میں پنجاب، یو پی اور سندھ کے پورے صوبوں میں مسلم کش فسادات، ۱۹۲۳ میں کشمیر میں گائے ذبح کرنے پر مسلمانوں کو بھاری سزائیں اور کشمیر سے مسلمان سرکاری ملازمین کی برطرفی، ۱۹۲۴ میں دلی، ناگپور، لاہور، کوہاٹ، لکھنؤ، مراد آباد، بھاگپور، کنکارا، شاہجہانپور اور الٰہ آباد کے فسادات کے بعد ۱۹۲۴ میں ہندو مفکر لالہ لاجپت رائے کی یہ تجویز شائع ہوئی کہ بنگال اور پنجاب کی تقسیم کر دی جائے اور مغربی پنجاب، صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان اور مشرقی بنگال مسلمانوں کو دے دیے جائیں، اور روسی رہنما سٹالن نے بیان دیا کہ ہندوستان بظاہر ایک متحدہ ملک دکھائی دیتا ہے لیکن جب وہاں انقلاب آئے گا تو کئی نئی قومیں واضح طور پر ابھر کر سامنے آئیں گی۔ اسی سال مولانا محمد علی نے واضح طور پر مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دے دیا۔ ۱۹۲۵ میں دلی، الٰہ آباد، پورے صوبہ یو پی، صوبہ سی پی، گجرات، بمبئی اور کلکتہ کے مختلف علاقوں میں مسلم کش فسادات، ۱۹۲۶ میں پنجاب، بنگال اور یو پی بھر میں مسلمانوں کے قتل عام اور فسادات ہوئے۔ ۱۹۲۸ میں بمبئی، کلکتہ اور پنجاب میں مسلم کش فسادات کے بعد نواب ذوالفقار علی خان نے خلافت کانفرنس میں لالہ لاجپت رائے والی تجویز پر عمل کا مطالبہ کر دیا۔ ۱۹۲۹ سے ۱۹۳۲ تک چار سال مسلسل بمبئی، یو پی، بہار اور پنجاب میں مسلم کش فسادات ہوئے اور کشمیر میں بھی صورتحال مزید خراب ہو گئی۔ جب حالات یہاں تک پہنچ گئے تو علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ کے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے تصورِ پاکستان پیش کر دیا۔ ۱۹۴۳ میں قائداعظم نے لفظ پاکستان اپنا لیا اور تین سال بعد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو الگ پاکستان حاصل ہو گیا۔

جو لوگ اس کی قدر نہیں کر رہے انہیں آج کے مودی کے رویہ کو دیکھنا چاہیے، گجرات کے قتلِ عام بابری مسجد اور کشمیر کے حالیہ سانحات کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔ کہ مودی کی پارٹی بی جے پی اُس وقت بھی پاکستان کے خلاف ہندوؤں کی سرخیل تھی اور اسی کے رکن گوڈسے نے ہی گاندھی کو قتل کیا تھا۔

محمد بشیر ہرل ۱۳ اگست ۲۰۲۱
0333-6517766